جلد ۲۳ | مورخہ ۹ رجب ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۸ راکتوبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۸۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۶- اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ۵- اکتوبر حضور نے سید منظور علی شاہ صاحب کی والدہ صاحبہ کی نماز جنازہ پڑھائی میت کو کندھا دیا۔ اور قبر پر تشریف لے گئے۔ جہاں میت کے دفن کر دیئے جانے کے بعد دعا فرمائی ؛؛

موسم سرما کے شروع ہو جانے کی وجہ سے مقامی سکولوں کے اوقات تبدیل ہو گئے ہیں ؛؛

کام کی کثرت کی وجہ سے محکمہ ڈاک ایک برانچ آفس کھولنے کی تجویز کر رہا ہے ؛؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مسلمانوں کو تعلق باللہ کی ضرورت

فرمودہ ۸ راکتوبر ۱۹۰۵ء

"میرے آنے کی غرض صرف یہی نہیں۔ کہ میں ظاہر کر دوں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ یہ تو مسلمانوں کے دلوں پر سے ایک روک کا اٹھانا اور سچا واقعہ ان پر ظاہر کرنا ہے۔ بلکہ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ تا مسلمان خالص توحید پر قائم ہو جائیں۔ اور ان کو خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا ہو جائے۔ اور ان کی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں۔ اور ان کے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جائے۔ اور اگر مخالف سمجھتے۔ تو عقائد کے بارے میں مجھ میں اور ان میں کچھ بڑا اختلاف نہ تھا۔ مثلاً وہ کہتے ہیں۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام مع جسم آسمان پر اٹھائے گئے۔ سو میں بھی قائل ہوں کہ جیسا کہ آیت۔ انی متوفیک ورافعک الی کا منشا ہے۔ بے شک حضرت عیسےٰ بعد وفات مع جسم آسمان پر اٹھائے گئے صرف فرق یہ ہے۔ کہ وہ جسم عنصری نہ تھا۔ بلکہ ایک نورانی جسم تھا۔ جو ان کو اسی طرح خدا کی طرف سے ملا۔ جیسا آدمؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور داؤدؑ اور یحییٰؑ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کو ملا تھا۔ ایسا ہی ہم عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ وہ ضرور دنیا میں دوبارہ آنے والے تھے جیسا کہ آگئے صرف فرق یہ ہے۔ کہ جیسا کہ قدیم سے سنۃ اللہ ہے۔ ان کا آنا صرف بروزی طور پر ہوا۔ جیسا کہ الیاس نبی دوبارہ دنیا میں بروزی طور پر آیا تھا۔ پس سوچنا چاہیئے کہ اس قلیل اختلاف کی وجہ سے جو ضرور ہونا چاہیئے تھا۔ اس قدر شور مچانا کس قدر تعصب ہے۔ آخر جو شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے حکم بن کر آیا۔ ضرور تھا۔ جیسا کہ لفظ حکم کا مفہوم ہے۔ کچھ غلطیاں اس قوم کی ظاہر کرتا جن کی طرف وہ بھیجا گیا۔ ورنہ اگر حکم کہلاتا باطل ہو گا۔"

(الحکم ۱۰- اکتوبر ۱۹۰۵ء)

مُباہلہ میں شریک ہونیوالے احباب کو اطلاع

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جماعت احمدیہ کی سچی اور بے مثال عقیدت اور خانۂ کعبہ کی عظمت کے اظہار کے متعلق احرار کو مُباہلہ کا جو چیلنج دیا ہے۔ اس میں از راہِ شفقت ایک ہزار یا کم از کم پانچ سو اصحاب کو شامل ہونے کی سعادت بخشنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ چونکہ یہ تعداد مخلصین جماعت کے مقابلہ میں نہایت قلیل ہے۔ اس لئے پانچ سو یا ایک ہزار کے انتخاب میں کچھ نہ کچھ وقت صرف ہوگا۔ اس لئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ اس مباہلہ میں شریک ہونا چاہیں۔ اپنے نام فوراً بھجوانا شروع کر دیں۔ تاکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مباہلہ میں شریک ہونے والوں کی فہرست تیار کر لی جائے۔ اور جس وقت احرار آمادہ ہوں۔ اس وقت فہرست کی تیاری میں وقت صرف نہ کرنا پڑے۔

احباب اپنی درخواستیں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کی خواتین حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئیں:-

۱۔ فاطمہ بی بی اہلیہ میاں خوشی محمد صاحب . . . . . . قادیان ضلع گورداسپور
۲۔ خورشید بیگم زوجہ اسمٰعیل صاحب . . . . . . " "

مخلصین جماعت کو ایفاءِ وعدہ کی یاددہانی

مخلصین جماعت نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے حضور کی تحریکِ جدید کے سلسلہ میں مطالبہ نمبر ۱۵ کے ماتحت وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ ہر ممکن کوشش قادیان میں مکان بنانے کے لئے کرینگے۔ چنانچہ اس وعدہ کے ایفا کے لئے ہر دوست نے اپنے اپنے حالات کے مطابق کوشش فرمائی ہوگی لیکن مرکز سے بھی حضور کے اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے دوستوں کی اس رنگ میں معاونت کی گئی تھی۔ کہ ایک ایسی تعاونی کمیٹی قائم کرنیکا اعلان کیا گیا جس کی غرض قادیان میں مکانات کی تعمیر تھی۔ اور جس کے مختصر کوائف یہ ہیں۔ (۱) اس کمیٹی کے کم از کم ۱۲۰ حصص ہونگے (۲) ہر حصہ دار کو ایک حصہ کی رقم دس روپیہ ماہوار کے حساب سے دس سال تک ادا کرنی ہوگی۔ احباب کے لئے یہ ایک نادر موقعہ تھا۔ کہ اس طرح وہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک میں عملی طور پر بآسانی شریک ہوجاتیں۔ اور امید کی جاتی تھی۔ کہ مخلصین جماعت اس موقعہ سے جلد سے جلد فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے حصص خریدیں گے۔ لیکن افسوس ہے کہ باوجود نظارت ہذا کی طرف سے توجہ دلائے جانے کے ابھی تک احباب نے پورے طور پر اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اب پھر اعلان ہذا کے ذریعہ احباب کی توجہ اس طرف منعطف کرائی جاتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ احباب اس تحریک کی طرف کما حقہ توجہ فرماتے ہوئے جلد سے جلد اپنے فیصلہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں گے جس قدر جلد احباب کی طرف سے جواب ملیگا۔ اسی قدر جلد کمیٹی اپنا کام شروع کر کے احباب کو اس قابل بنا سکے گی۔ کہ وہ عملی طور پر حضور کی تحریک کا جواب دے سکیں۔ اور حضور کے منشاء عالی کو پورا کر سکیں

(ناظر امور عامہ)

داستانِ اہلِ درد

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری

کس کی طاقت ہے مٹانے عز و شانِ اہلِ درد
لامکاں کے زیرِ سایہ ہے مکانِ اہلِ درد

چین سے رہنے نہ دیگی یہ فغانِ اہلِ درد
ظالموں کی ناک میں ہے آسمانِ اہلِ درد

تو نہیں سنتا نہ سن ہم سے بیانِ اہلِ درد
آسماں پر سُن رہے ہیں سب فغانِ اہلِ درد

آپ کیا جانیں کسے کہتے ہیں دردِ عاشقی
خود ہو جو بیدرد کیوں لے امتحانِ اہلِ درد

لذتِ غم ہے نہاں ہے متاعِ زندگی
سازگارِ دو جہاں ہے سوزِ جانِ اہلِ درد

ہیں مدارا نتقام دردمندوں کے لئے
بن گئے ہیں چارہ گر ایذا رسانِ اہلِ درد

لاکھ سنگیں دل سہی یہ بزم آرائے ستم
دل کو برما کر رہے گی داستانِ اہلِ درد

بیرہے تقتل یہ ہیں مظلوم جفا پھر دیر کیا
آؤ دیکھو تو سہی تاب و توانِ اہلِ درد

کھیل ہے للکار ناشیروں کا اے روباہ منش!
تیری یہ طاقت کہ تو لے امتحانِ اہلِ درد

ان کو کیا ڈر لاکھ سر مارا کریں طوفانِ غم
شاخِ طوبےٰ پر بنا ہے آشیانِ اہلِ درد

بے زبانی تم دیدہ ہے۔ محشر در بغل
اے ستم پیشہ نہ کھلوا تو زبانِ اہلِ درد

شکوہ بیداد پیشِ ناکساں اور ہم کریں
یہ کسی طرح نہیں شایانِ شانِ اہلِ درد

خود ہی مٹ جائینگے وہ بیدرد ظالم ایکدن
جو کھڑے ہونگے مٹانے کو نشانِ اہلِ درد

ظاہری طاقت پہ بدانديش اتراتے ہیں کیوں
پیس دے گا ان کو جسمِ ناتوانِ اہلِ درد

تیری خنجر آزمائی ہو چکی اب دیکھنا
کیا دکھاتا ہے تجھے یہ آسمانِ اہلِ درد

دعوتِ مختار پر گوہر لبوں پر آگیا
کچھ بیانِ حال اپنا کچھ بیانِ اہلِ درد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۹ رجب ۱۳۵۴ھ

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت احمدیہ اور احرار کی جنگ کو احرار کی معافی یا موت ہی ختم کر سکتی ہے

ہم صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء

سورۂ انفال کی ان آیات کی تلاوت کے بعد کہ واعلموا انما غنمتم من شیٔ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتمیٰ والمسٰکین وابن السبیل ان کنتم اٰمنتم باللہ وما انزلنا علیٰ عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعٰن واللہ علیٰ کل شیٔ قدیر۔ اذ انتم بالعدوۃ الدنیا و ھم بالعدوۃ القصویٰ والرکب اسفل منکم ولو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد ولکن لیقضی اللہ امرًا کان مفعولًا لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحییٰ من حیّ عن بینۃ وان اللہ لسمیع علیم۔ اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلا ولو اراکھم کثیرًا لفشلتم ولتنازعتم فی الامر ولکن اللہ سلّم انہ علیم بذات الصدور۔ واذ یریکموھم اذ التقیتم فی اعینکم قلیلًا و یقللکم فی اعینھم لیقضی اللہ امرًا کان مفعولًا۔ والی اللہ ترجع الامور۔ فرمایا

انسانی ترقیات

وہ ترقیات جو ترقی کہلانے کی مستحق ہوتی ہیں۔ سب کی سب اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی ہوتی ہیں۔ اور ان میں انسانی ہاتھ محض دکھاوے کے لئے ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ انسان بھی خوشی محسوس کرے۔ کہ اس نے بھی کوئی کام کیا ہے جیسے ہر شخص جس کے گھر میں بچے ہوں۔ جانتا ہے۔ کہ جب ماں باپ کوئی کام کرنے لگتے ہیں۔ تو بچہ بھی ساتھ شامل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ ماں باپ اس کا ہاتھ بھی لگوا لیتے ہیں۔ اور بچہ اس سے خوش ہو جاتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ کام اس نے کیا ہے۔ مثلاً ماں باپ میز یا کرسی اٹھانے لگتے ہیں۔ تو بچہ دوڑا آتا ہے۔ اور کہتا ہے میں اٹھاؤں گا۔ اس پر ماں باپ اس کا ہاتھ بھی ساتھ لگا لیتے ہیں۔ بچہ خوش ہو جاتا ہے۔ اور ماں باپ اس کی خوشی سے خوش ہوتے ہیں۔ حالانکہ اٹھانے والے ماں باپ ہی ہوتے ہیں۔ اسی طرح

حقیقی ترقیات میں کام کرنے والا

اللہ تعالےٰ ہی ہوتا ہے۔ مگر بندہ کی خوشی دیکھنے کے لئے اسے کہہ دیتا ہے۔ کہ تم بھی ساتھ شامل ہو جاؤ۔ اور بندہ اسی پر خوشی سے ناچنے لگ جاتا ہے۔ کہ میں نے کام کیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ کام خدا تعالےٰ ہی کرتا ہے۔ ایسے کاموں میں جو کامیابیاں ہوتی ہیں۔ ان کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ طریق رکھا ہے۔ کہ جیسے کھیتی کاٹنے والا جب کاٹ کر لاتا ہے۔ تو کچھ حصہ خود استعمال کر لیتا ہے۔ اور کچھ بیج کے لئے رکھ چھوڑتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے یہ قانون مقرر کر رکھا ہے۔ کہ ایسے کاموں میں جو انعام ملے اس میں سے

کچھ حصہ بیج کے طور پر

رکھ دو۔ مگر بات وہی کی ہے۔ جو ماں باپ کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی محبت بندوں سے اس محبت سے بہت زیادہ ہے۔ جو ماں باپ کو بچوں سے ہوتی ہے۔ بچہ صرف ہاتھ لگا دیتا ہے۔ تو ماں باپ کہتے ہیں۔ کہ بڑا بہادر ہے۔ ہم نے تو صرف مدد کی تھی۔ سب کام تو اس نے کیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ بھی بندے کی تھوڑی سی محنت کو قبول کرتا ہے۔ اور وہ کام اپنے بندے کے کھاتے میں لکھ دیتا ہے۔ اور اپنے لئے اس کا صرف پانچواں حصہ رکھتا ہے۔ چنانچہ ان آیات میں جو میں نے اس وقت تلاوت کی ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جب بھی غنیمت کے طور پر تمہیں کوئی چیز ہاتھ آئے۔ تو سمجھو۔ کہ اس میں

اللہ تعالےٰ کا پانچواں حصہ

ہے۔ اور اس طرح بندے کو خوش کیا ہے کہ چار حصہ کامیابی کے تم مستحق ہو۔ باقی جو خدا کا حصہ ہے۔ وہ بھی خدا تعالےٰ کو نہیں جاتا۔ کیونکہ وہ مادی تعلقات سے پاک ہے۔ صرف اپنے بندے کے ساتھ اپنی شرکت کے اظہار کے لئے فرماتا ہے۔ کہ اس میں چار حصے تمہارے ہیں۔ اور ایک حصہ ہمارا ہے۔ ورنہ وہ حصہ بھی دوسری شکل میں بندے ہی کو دے دیتا ہے۔ پرانے زمانہ میں

بادشاہوں کا دستور

ہوتا تھا۔ کہ وہ بعض مواقع پر جبری نذریں لیتے تھے۔ اور مقرر کر دیتے تھے۔ کہ فلاں اتنی نذر دے لیکن صرف اسے چھو کر واپس کر دیتے تھے۔ اللہ تعالےٰ کی نذر بھی ایسی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مال غنیمت میں پانچواں حصہ اللہ تعالےٰ کا ہے۔

مگر وہ بھی بعد میں بندوں کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ پہلے رسول کے پاس پھر اس کے توسط سے ذوی القربےٰ یتامیٰ وغیرہ کے پاس چلا جاتا ہے۔ گویا اللہ تعالےٰ

بندے کی نذر

کو قبول کرتا ہے۔ مگر اس طرح کہ ہاتھ لگا کر چھوڑ دیتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ یہ ہم نے نشان قائم کیا ہے۔ ایک بات کا جس کا اسلام میں ظہور ہوا ہے۔ اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا وہ کیا ہے۔ فرمایا ان کنتم اٰمنتم باللہ وما انزلنا علیٰ عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعٰن واللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ یہ

ایک نشان ہے

جس طرح ابراہیمی نسل کا نشان ختنہ تھا اسی طرح امتِ اسلامیہ کا نشان یہ ہوگا کہ خدا نے جس طرح بدر میں نشان ظاہر کیا ہے۔ اسی طرح ہمیشہ کرتا رہے گا۔ اگر مسلمان خدا تعالےٰ کا حصہ شامل رکھیں گے یہاں بے شک ظاہری جنگ مراد ہے۔ اور

جنگِ بدر کی طرف اشارہ

ہے۔ مگر بعض صوفیاء نے اسے جنگ سے علیحدہ بھی کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر ہمیں سے بھی بغیر محنت کے مال مل جائے۔ تو اس کا ۱/۵ حصہ بھی دے دینا چاہیئے۔ اور بعض نے تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ ہر مال مالِ غنیمت ہے۔ کیونکہ انسان اپنے گھر سے تو کچھ نہیں لایا۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے۔ کہ تیری یہ سب عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے آپ نے اقل ترین وصیت دسویں حصہ کی رکھی ہے۔ مگر یہ بھی دراصل پانچواں حصہ ہی ہے۔ اس لئے کہ اس کے ساتھ اور بھی رقوم ہیں۔ جیسے زکوٰۃ۔ صدقات اور خاص چندے وغیرہ ہیں۔ دراصل آپ نے ایک خاص شعبہ کے لئے دسواں حصہ مقرر کیا ہے ورنہ یہ پانچواں ہی بن جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ نشان قرار دیا ہے۔ کہ

آئندہ بھی مسلمانوں کے لئے

ایسے مواقع پیش آئیں گے۔ ایک طرف ان کے دشمن ہوں گے۔ خواہ کفار خواہ بظاہر مسلمان کہلانے والے لیکن دل میں اللہ تعالےٰ سے بے تعلق اور دوسری طرف خالص مومن یا حزب اللہ اور

مومنوں کو خدا کی نصرت

کی ایسی ہی ضرورت پیش آئے گی۔ جیسی بدر کے موقعہ پر صحابہ کو تھی۔ بدر میں مسلمان تعداد میں بہت کم تھے۔ اور کفار بہت زیادہ۔ کفار کے پاس بہت ساز و سامان تھا۔ اور یہ بالکل بے سر و سامان تھے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ آئندہ بھی ایسے مواقع پیش آئیں گے۔ کہ اسلام کے سچے خادم بہت تھوڑے ہوں گے۔ اور اسلام کی بہتری سے غفلت کرنے والے نام نہاد مسلمان یا بعض صورتوں میں ظاہر و باطن میں اسلام سے بیزار کفار بڑی تعداد میں ان کے مقابل پر کھڑے ہوں گے۔ اور ان کے کام میں روک بنیں گے۔ پھر اس وقت اسلام کے خادموں کے پاس ساز و سامان بھی کافی نہ ہوگا۔ اور ان کے دشمن پوری طرح مسلح ہوں گے۔ اور ہر قسم کا سامان ان کے پاس ہوگا۔ خدام اسلام صرف دفاع کر رہے ہوں گے۔ اور ان کے دشمن ظالمانہ طور پر حملہ کر رہے ہوں گے۔ جیسے بدر کے موقعہ پر صحابہ کی نیت لڑائی کی نہ تھی۔ مسلمان صرف مدینہ کی حفاظت کے خیال سے باہر گئے تھے۔ اور بظاہر کوئی امید نہ تھی۔ کہ جنگ ہوگی۔ حتیٰ کہ جب

اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت جنگ

کے سامان ہوئے۔ اور معلوم ہوا کہ اب جنگ سے گریز کی کوئی صورت نہیں ہے تو اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا۔ آپ کو الہاماً بھی بتایا گیا۔ اور ظاہری حالات سے بھی یہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ جنگ ہوگی۔ اس لئے آپ نے صحابہ سے دریافت فرمایا۔ کہ کیا تجویز ہے۔ اس پر مہاجرین نے کہا۔ کہ یا رسول اللہ ہم پر بہت ظلم کئے گئے۔ ہمیں گھروں سے نکالا گیا۔ اور قتل کیا گیا۔ اب کیا انتظار ہے۔ ہمیں اجازت دیں کہ لڑیں۔ مگر آپ نے متواتر فرمایا کہ لوگو مشورہ دو۔ کئی مہاجر کھڑے ہوئے اور اس قسم کی باتیں کیں۔ مگر آپ نے ہر ایک کے بعد یہی فرمایا لوگو مشورہ دو۔ انصار نے خیال کیا۔ کہ کفار مہاجرین کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ کوئی کسی کا بھائی ہے کوئی باپ کوئی ماموں کوئی چچا۔ کوئی پھوپھا کوئی خالو۔ کوئی بہنوئی کوئی داماد وغیرہ۔ اگر ہم نے کہا کہ ضرور لڑائی ہونی چاہیئے۔ تو مہاجرین یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارے رشتہ داروں کو مارنا چاہتے ہیں۔ وہ بزدلی کی وجہ سے خاموش نہیں تھے۔ بلکہ اخلاص کے باعث خاموش تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اگر ہم نے کہا

ہماری تلواریں نیاموں میں تڑپ رہی ہیں

تو مہاجر ہمارے متعلق یہ خیال نہ کریں۔ کہ یہ ہمارے رشتہ داروں کو قتل کرنے پر خوش ہیں۔ اس لئے وہ خاموش رہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان سے بھی مشورہ لینا چاہتے تھے۔ کیونکہ ان سے معاہدہ یہی تھا۔ کہ وہ مدینہ میں آپ کا ساتھ دیں گے لیکن مدینہ سے باہر نہیں۔ اس لحاظ سے آپ چاہتے تھے۔ کہ ان کا منشاء بھی معلوم کریں۔ تا اگر وہ اپنے اس معاہدہ پر عمل کرنا چاہیں تو انہیں واپس بھیجدیا جائے۔ اور اگر شامل ہوں تو آپ پر معاہدہ کی خلاف ورزی کا الزام نہ آسکے۔ اس لئے آپ نے جب بار بار یہی فرمایا کہ لوگو مشورہ دو۔ تو انصار نے خیال کیا۔ کہ شائد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہماری خاموشی کا مطلب نہیں سمجھے۔ تب ان میں سے ایک نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کی مراد ہم سے ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں اس پر اس نے کہا کہ ہم تو اس لئے خاموش تھے۔ کہ یہ

مہاجرین کے بولنے کا موقعہ

ہے۔ ورنہ اگر آپ ہم سے ہی مشورہ لینا چاہتے ہیں۔ تو بے شک آپ سے یہی معاہدہ تھا۔ کہ ہم آپ کی مدینہ میں حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ یا مدینہ پر حملہ ہونے کی صورت میں مدافعت کرنا ہمارا فرض ہے۔ لیکن یہ اس وقت کی بات ہے۔ جب ہم نے آپ کو دیکھا نہ تھا۔ اور پہچانا نہ تھا۔ اب کہ آپ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ اور ہم نے خدا تعالیٰ کا کلام آپ سے سنا۔ اب تو اس قسم کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ سامنے سمندر ہے آپ ہمیں حکم دیں۔ تو ہم بلا چون و چرا اس میں گھوڑے ڈال دیں گے۔ اور اگر جنگ ہوئی تو ہم آپ کے آگے لڑیں گے پیچھے لڑیں گے۔ دائیں لڑیں گے بائیں لڑیں گے۔ اور دشمن آپ تک نہیں پہونچ سکے گا۔ جب تک کہ ہماری لاشوں پر سے گزر کر نہ آئے۔ بلکہ ہمیں تو افسوس ہے۔ کہ ہمارے بعض بھائی مدینہ میں ہیں۔ انہیں لڑائی کا علم نہ تھا۔ ورنہ وہ بھی ثواب میں شریک ہوتے۔ یہ وہ جنگ تھا۔ جس میں مکہ والوں کو یقین تھا۔ کہ

مسلمانوں کو بالکل مٹا دیں گے

حتیٰ کہ جب رشتوں کے خیال سے ان میں سے ہی بعض نے صلح کی کوشش کی۔ تو ابوجہل نے ایک شخص کو جس کا بھائی پہلے کسی وقت مسلمانوں کے ہاتھ سے مارا گیا تھا۔ اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ وہ ننگا ہو کر پیٹنے لگے۔ یہ عربوں میں ایک رواج تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ اس کا خاندان تباہ ہو گیا۔ یہ ایک ایسی بات تھی۔ جسے عرب برداشت نہ کر سکتے تھے۔ ابوجہل نے ایسا اس خیال سے کرایا۔ کہ اسے یقین تھا۔ کہ آج مسلمانوں کے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس لئے وہ چاہتا تھا۔ کہ جنگ ضرور ہو۔ وہ جانتا تھا۔ کہ

مسلمان تعداد میں بہت تھوڑے

ہیں۔ اور بغیر تیاری کے آئے ہیں۔ اس لئے ان کو مٹانا آسان ہوگا۔ مگر ہوا کیا۔ یہ کہ وہی شخص جو سمجھتا تھا۔ کہ آج مسلمانوں کو نابود کر دیا جائے گا۔ سب سے پہلے مارے جانے والوں میں سے تھا۔ ابھی صف بندی ہو رہی تھی۔ اور باقاعدہ لڑائی شروع نہ ہوئی تھی۔ صرف مبارز طلب کئے جا رہے تھے۔ کہ

سترہ سترہ سال کے دو بچے

جنہوں نے سن رکھا تھا۔ کہ ابوجہل نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بہت ظلم کئے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دو سال سے مدینہ میں تھے۔ اور ایک سال پہلے اسلام مدینہ میں آیا تھا۔ اور اس طرح وہ ۱۴ سال کی عمر سے ہی یہ سن رہے تھے۔ کہ اہل مکہ خصوصاً ابوجہل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بہت ظلم کرتا ہے۔ انہوں نے اسے مار دیا۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف

جو عشرہ مبشرہ میں سے اور بڑے بہادر تھے ان کا بیان ہے۔ کہ میں نے جب اپنے

دائیں بائیں ان لڑکوں کو دیکھا۔ تو میرے دل میں خیال گزرا کہ میں آج کچھ نہیں کرسکوں گا۔ بہادر لوگ پسند کرتے تھے کہ ان کے دائیں بائیں بہادر لوگ ہی ہوں۔ تا وہ جب آگے بڑھ کر حملہ کریں۔ تو پشت کی طرف سے ان پر کوئی حملہ نہ کرسکے۔ حضرت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں یہ خیال ہی کر رہا تھا۔ کہ اگر میں دشمن پر حملہ کرکے اس کی صفوں میں گھس جاؤں تو میری پشت کون بچائے گا۔ کہ دائیں طرف سے میرے کہنی لگی۔ میں نے مڑکر دیکھا۔ تو اس طرف کھڑا ہوا انصاری لڑکا کہنے لگا۔ چچا وہ

ابوجہل کون ہے

جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قدر دکھ دیتا رہا ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اسے ماروں۔ مگر پیشتر اس کے کہ میں اسے کوئی جواب دیتا۔ بائیں طرف سے کہنی پڑی۔ اور جب میں نے اس طرف مڑکر دیکھا۔ تو دوسرے لڑکے نے بھی سوال کیا۔ کہ چچا وہ ابوجہل کون ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا کرتا تھا۔ دل چاہتا ہے۔ کہ اسے میں قتل کروں ان کا بیان ہے۔ باوجود اس کے کہ میں

بڑا تجربہ کار سپاہی

تھا۔ اور عرب کے لوگ میری بہادری کو مانتے تھے۔ مگر ابوجہل کو مارنے کا خیال میرے دل میں ابھی نہ آیا تھا۔ اس لئے میں نے ان کی اس بات کو بچپن کا دعوےٰ سمجھا اور اشارہ سے بتا دیا۔ کہ ابوجہل وہ ہے جس کے آگے دو بہادر سپاہی تلواریں لئے کھڑے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ ابھی میرے منہ سے یہ فقرہ پورے طور پر نکلنے بھی نہ پایا تھا کہ وہ دونوں لڑکے اس طرح جھپٹے۔ جس طرح باز اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ کود کر اس پر حملہ آور ہوئے۔ اور قبل اس کے کہ محافظ سنبھل کر مدافعت کرسکیں۔ انہوں نے ابوجہل کو قتل کر ڈالا۔ محافظوں نے حملہ تو کیا۔ مگر ایک کا وار خالی گیا۔ اور ایک نے

ایک لڑکے کا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ مگر انہوں نے ابوجہل کو مار ڈالا۔ اور اس طرح پیشتر اس کے کہ باقاعدہ لڑائی شروع ہو۔

کفار کا کمانڈر مارا گیا

یہ ہے یوم الفرقان۔ جب اللہ تعالےٰ نے ظاہر کر دیا۔ کہ اسلام اسلام ہے اور کفر کفر۔ اللہ تعالےٰ ان آیات میں فرماتا ہے۔ کہ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ ایسا نشان پھر نظر آئے۔ تو چاہیئے۔ کہ غنیمت میں سے خدا تعالےٰ کا حصہ رکھو۔ گویا یہ بیج ہے جس کے بغیر کوئی ترقی نہیں ہوسکتی جس طرح وہ زمیندار جو بیج نہیں رکھتا۔ دوبارہ فصل نہیں کاٹ سکتا۔ اسی طرح جو غنیمت میں سے پانچواں حصہ خدا تعالےٰ کا نہ رکھے۔ وہ کوئی ترقی حاصل نہیں کرسکتا بعض قربانیوں میں اللہ تعالےٰ نے غریب امیر سب کا مساوی حصہ چاہتا ہے۔ بعض لوگ اعتراض کر دیا کرتے ہیں۔ کہ فلاں شخص امیر اور آسودہ حال ہے۔ اور فلاں غریب ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ خمس غریب کے لئے بڑا بوجھ ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے

بعض قربانیوں میں مساوات

رکھی ہے گو اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ جس کے لئے وہ قربانی زیادہ مشکل ہوگی۔ اتنا ہی ثواب اسے زیادہ حاصل ہوگا۔ پھر فرمایا۔ اذ انتم بالعدوۃ الدنیا وھم بالعدوۃ القصوی والرکب اسفل منکم ولو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد۔ ولکن لیقضی اللہ امرا کان مفعولا۔ تمہارے اور ان کے مابین ٹکراؤ کی بظاہر کوئی صورت نہ تھی۔ تم وادی کے ایک طرف تھے۔ اور وہ دوسری طرف وہ قافلہ جس کی حفاظت کے لئے وہ آئے تھے۔ نکل گیا تھا۔ اور اب ان کا کوئی [illegible] لڑائی میں نہ تھا جنگ کی کوئی صورت نہ تھی۔ اور بظاہر یہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ لڑائی نہیں ہوگی اور وہ لوگ اپنے گھروں کو چلے جائیں گے۔

اور فرمایا۔ ولو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد۔ اگر تم سے پوچھا جاتا۔ کہ کب لڑائی ہو۔ تو تم یہی کہتے۔ کہ ابھی کچھ عرصہ تک نہیں ہونی چاہیئے۔ تا اس عرصہ میں ہم زیادہ طاقتور ہو جائیں۔ مگر فرمایا۔ ولکن لیقضی اللہ امرا کان مفعولا لیکن اللہ تعالےٰ وہی بات کرتا ہے جو اس کی مشیت اور اس کے جلال کو ظاہر کرنے والی ہو۔ اگر مسلمان تعداد میں زیادہ ہو کر فتح پاتے۔ تو

خدا کا ہاتھ

کہاں دکھائی دیتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سلطان عبدالحمید کی ایک بات کا اکثر ذکر فرماتے۔ اور فرمایا کرتے۔ کہ اس کی یہ بات مجھے بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ باوجود اس کے کہ آپ ترکوں کی حالت پر شاکی تھے۔ کہ وہ دین کی طرف توجہ نہیں کرتے مگر اس بات کو آپ بہت ہی پسند فرماتے تھے۔ کہ جب جنگ یونان پاشا مدکوئی اور جنگ ہونے لگی۔ تو سلطان نے اپنے جرنیلوں کو مشورہ کے لئے بلایا۔ وہ لوگ چونکہ غدار تھے۔ اور یورپ کی سلطنتوں سے رشوتیں لے چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے کہا۔ کہ فلاں سامان ہے فلاں ہے۔ اور پھر آخر میں کسی اہم چیز کا نام لے کر کہدیا۔ کہ وہ نہیں مطلب یہ تھا۔ کہ اس کے نہ ہونے کی صورت میں سلطان لڑائی پر کیسے آمادہ ہوگا۔ لیکن سلطان نے ان کی یہ بات سُنکر کہا۔ کہ کوئی خانہ تو خدا کے لئے بھی خالی رہنے دو۔ اور چلو لڑائی شروع کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ

سلطان کی یہ بات

مجھے بہت پسند ہے۔ تو جنگ بدر کے موقعہ پر بھی اللہ تعالےٰ چاہتا تھا کہ کوئی خانہ خالی رہے۔ اور کوئی مقام ایسا ہو

جہاں سے وہ اپنے دشمنوں پر حملہ کرسکے مسلمان تو چاہتے تھے۔ کہ سب کچھ ہم ہی کریں۔ لیکن خدا تعالےٰ چاہتا تھا۔ کہ میرا بھی حصہ ہو۔ اور اس طرح گویا۔

مومن اور خدا میں محبت کی بحث

تھی۔ ہاں جو لوگ مخلص نہیں ہوتے۔ وہ یہی کہتے ہیں۔ کہ سارا خدا کرے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہدیا کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ جا تو اور تیرا رب لڑتے پھرو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں لیکن خالص مسلمانوں نے کہا۔ ہم موسیٰ کے صحابہ والا جواب نہیں دیں گے بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے لڑیں گے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم بھی چاہتے تھے۔ کہ اس میں شامل ہوں اور اگر تمہارے پاس ساز و سامان ہوتا اور تعداد بھی کافی ہوتی۔ تو پھر تو ساری لڑائی تم ہی کر دیتے۔ ہم کیا کرتے۔ اس لئے ہم نے ایسے سامان کئے۔ کہ تمہیں بے سامان ہی لڑا دیا۔ اگر تم سے پوچھا جاتا۔ تو تم یہی کہتے۔ کہ ابھی موقعہ نہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ولکن لیقضی اللہ امرا کان مفعولا۔ یعنی اللہ تعالےٰ چاہتا تھا۔ کہ وہ بات کرے جس کے کرنے کا وہ فیصلہ کر چکا تھا۔ یعنی اس دن کو

یوم الفرقان

بنائے۔ کیوں؟ فرمایا۔ لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحییٰ من حی عن بینۃ۔ تا ہلاک ہونے والا بھی ہمارے نشان سے ہلاک ہو۔ اور زندہ رہنے والا بھی ہمارے نشان سے زندہ ہو۔ ہمارا نشان جس کے خلاف ہو وہ مرے اور جس کی تائید میں ہو۔ وہ زندہ ہو۔ اس لئے ایسے وقت میں یہ لڑائی کرا دی۔ کہ فتح بندوں کی طرف منسوب ہو ہی نہ سکتی تھی۔

یہی آیت ہے۔ جسے مدنظر رکھتے ہوئے میں نے آج اس موقع کی تلاوت کی ہے۔ آج بھی بہت سے لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ کیا لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ کئی لوگ ہمیں مشورہ دیتے ہیں کہ یہ موقعہ مناسب نہیں۔ آپ ہی خاموش ہو جائیں۔

کئی افسر بھی جو ہمارے دوست ہیں۔ ہمیں یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ

آپ لوگ ذرا خاموش ہوجائیں

مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ اب ہمیں خاموش ہونے کون دیتا ہے۔ ہم نے تو یہ لڑائی شروع ہی نہیں کی۔ احرار نے کی یا حکومت نے کی مگر جس نے بھی کی اللہ تعالےٰ کی مشیت کے ماتحت کی۔ اور وہ مشیت یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ ہمیں ایسے وقت میں دشمن سے لڑا دے۔ جب ہم بالکل بے سروسامان اور کمزور ہیں۔ بظاہر یہ

دشمن کا حملہ

ہے۔ مگر درحقیقت اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے اسے اکسایا ہے۔ جس طرح کہ اس نے مکہ کے لوگوں کو اکسایا تھا۔ کہ مسلمانوں پر حملہ کریں۔ اور اس طرح وہ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیٰی من حی عن بینۃ۔ یعنی جو ہلاک ہو وہ خدا کے نشانوں کو دیکھ کر ہو اور جو زندہ رہے وہ بھی خدا کے نشانوں سے رہے۔ تو جس لڑائی کو خدا شروع کرے اسے ہم کس طرح بند کر سکتے ہیں۔ پس خوب اچھی طرح یاد رکھو۔ کہ اسے ختم کرنے کے لئے جو بھی چال چلی جائے گی۔ وہ الٹی پڑیگی اور یہ لڑائی ختم نہ ہوسکے گی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ اب دو ٹوک فیصلہ ہو جائے اس لئے اسے ختم کرنے کے لئے ہماری اپنی اور تمام خیر خواہوں کی کوششیں بھی اکارت جائیں گی۔ اور اس پر بھی دشمن کے ساتھ جو

اپنی طاقت کے گھمنڈ میں

چاہتا ہے۔ کہ سچائی کو مٹا دے۔ ہماری جنگ ختم نہ ہوگی۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا دشمن ہے۔ وہ مسلمان یا ہندو یا سکھ یا عیسائی یا کسی اور غیر مسلم قوم کے لئے یہ طریق اختیار نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ مہربان اور شفیق ہے۔ لیکن جو عناد کی وجہ سے فساد پیدا کرتا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالےٰ یہ طریق اختیار کرتا ہے۔ جو قوم اس کے لئے اٹھتی ہے۔ کہ سچائی کو مٹا دے۔ اس کے وجود کو خدا کی غیرت برداشت نہیں کر سکتی اس لئے

میں جماعت کو بتانا چاہتا ہوں

کہ بسا اوقات بظاہر خاموشی نظر آتی ہے اور خیال کر لیا جاتا ہے۔ کہ کام ختم ہوگیا۔ مگر ختم کس طرح ہوسکتا ہے۔ جب خدا خود کھڑا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیٰی من حی عن بینۃ جب ایک قوم نے قسم کھائی کہ احمدیت کو مٹا دے گی۔ تو اب یہ جنگ اسی صورت میں ختم ہوسکتی ہے۔ کہ یا تو وہ اپنے اس دعوے کو واپس لے۔ اور اعلان کردے۔ کہ ہم سے غلطی ہوئی۔ یا پھر دونوں پارٹیوں میں سے ایک کی موت اسے ختم کر سکتی ہے۔

مومن میدان میں

کبھی پیٹھ نہیں دکھایا کرتا۔ بلکہ وہ یہی کہتا ہے۔ کہ جو ہو سو ہو۔ میں زندہ رہا تب بھی اور اگر مرا تب بھی فائدہ میں رہوں گا۔

اللہ تعالےٰ کا یہ حملہ

عام مسلمانوں یا ہندو سکھ عیسائی یا دوسرے غیر مسلم شرفاء کے لئے نہیں۔ مدینہ کے پاس کئی قومیں تھیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ناحق پر سمجھتی تھیں۔ مگر ان کے لئے کوئی عذاب نہیں آیا۔ عذاب ہمیشہ انہی پر آتا ہے۔ جو شرارت سے بلاوجہ اور بلاقصور کسی قوم کو تباہ کرنے کے لئے اٹھتے ہیں شلاً

یہی جنگ ہے جو احرار نے ہمارے خلاف شروع

کر رکھی ہے۔ کوئی بتائے تو سہی کہ ہم نے مسلمانوں کا کیا نقصان کیا۔ ہم نے ہر میدان میں اپنے مفاد کو پس پشت ڈالکر مسلمانوں کی تائید کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ترکوں کی شکست پر ہم نے

پانچ ہزار روپیہ

حکومت کو دیا۔ مگر یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ کس لئے دیا۔ الزام لگانے والوں کے بھائی بندوں اور ہم خیالوں کے یتیم بچوں کی تعلیم کے لئے ہم نے یہ روپیہ دیا تھا۔ یہ لوگ تین لاکھ کی تعداد میں بھرتی ہوکر گئے۔ اور جاکر ترکوں کے سینوں کو چھید دیا۔ انہیں شکست دی۔ اور اس لڑائی میں ان میں سے جو مارے گئے۔ ان کے بچوں کی تعلیم کے فنڈ میں ہم نے پانچ ہزار روپیہ دیا۔ لیکن ان لوگوں کو یہ بات تو بھول جاتی ہے۔ کہ ان کے

تین لاکھ سپاہی

ترکوں سے لڑائی کے لئے گئے۔ مگر یہ یاد رہتی ہے۔ کہ ہم نے پانچ ہزار روپیہ دیا تھا۔ کیا وہ بتا سکتے ہیں۔ کہ وہ تین لاکھ مسلمان جنہوں نے جاکر ترکوں کو شکست دی۔ احمدی تھے۔ یا ان کے بھائی بند۔ اگر تو وہ احمدی تھے تو پھر ان کا یہ کہنا جھوٹ ہے کہ احمدی ۵۶ ہزار ہیں۔ اس صورت میں انہیں احمدیوں کی تعداد ستر لاکھ اور ایک کروڑ کے درمیان ماننی پڑیگی۔ اور اگر ان میں سے تھے۔ تو یہ کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ خود جاکر تو ترکوں کو مارا قتل کیا۔ ان کے علاقے فتح کئے۔ اور اب بے شرم اور بے حیا بن کر کہتے ہیں۔ کہ احمدیوں نے سب کچھ کیا۔ حالانکہ ہم نے جو کیا وہ صرف یہ ہے۔ کہ جو لوگ مارے گئے۔ یا لولے لنگڑے ہوکر ناکارہ ہوگئے۔ ان کی امداد اور ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے فنڈ میں ۵ ہزار روپیہ دیا۔ اگر ان کے نزدیک یہ اتنا ہی برا فعل ہے۔ تو وہ فنڈ آج تک قائم ہے۔ یہ فتوے صادر کردیں۔ کہ اس سے امداد لینا حرام ہے۔ احراری اس قسم کا فتوے صادر کرکے مسلمانوں کو اس کے استعمال سے روک دیں۔ پھر ہمارا پیدا کیا ہوا ضرر خود بخود دور ہو جائے گا۔

اس کے علاوہ اور بھی ہر موقعہ پر ہم نے

مسلمانوں کی تائید

کی ہے۔ نہرو رپورٹ کے موقعہ پر کانگرس اور بائیکاٹ کی تحریکات میں ہمیشہ ان کی مدد کی ہے۔ پھر خلافت موومنٹ کے موقعہ پر میں نے کہا کہ میں مدد کے لئے تیار ہوں اس موقعہ پر میں نے ایک رسالہ لکھا۔ جو چھپا ہوا موجود ہے۔ اگر اس وقت میری مدد حاصل کرلی جاتی۔ تو اتنے فسادات ملک میں نہ ہوتے۔ اور

ترکی حکومت

بھی زیادہ مضبوط ہوتی۔ میں نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ یہ نہ کہا جائے۔ کہ تمام مسلمان سلطان کو خلیفۃ المسلمین سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ کہا جائے۔ کہ اکثر مسلمان خلیفہ سمجھتے ہیں اور باقی بحیثیت ایک مسلمان فرمانروا اس سے گہری ہمدردی رکھتے ہیں۔ لیکن اس تجویز کو منظور نہ کیا گیا۔ اور کہہ دیا گیا۔ کہ اگر ہم یہ کہیں کہ ایک حصہ خلیفہ نہیں سمجھتا تو اس سے تحریک کو نقصان ہوگا۔ حالانکہ میں نے کہا تھا۔ کہ اگر اس طریق پر کام کیا جائے۔ تو میں ترکوں کے حق میں یورپ اور امریکہ میں پروپیگنڈا کرنے کے لئے مبلغ بھی دوں گا۔ کہ مسلمانوں کی قربانیوں کا اس رنگ میں نتیجہ نہیں نکلنا چاہیئے۔ اور حکومت برطانیہ کا فرض ہے۔ کہ اسلامی حکومت کو پاش پاش نہ ہونے دے۔ میری اس تجویز کو ٹھکرا دیا گیا۔ مگر آج کیا ہے۔

کہاں ہے وہ خلیفہ

جس کے متعلق یہ سننا بھی پسند نہیں کیا جاتا تھا۔ کہ بعض مسلمان اسے خلیفہ نہیں سمجھتے۔ اگر میری تجویز کے مطابق اس سوال کو اٹھایا جاتا۔ تو

ہزاروں روپیہ

اور بہت سے مبلغ کام کرنے کے لئے مل سکتے تھے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ اگر اس وقت اس رنگ میں پروپیگنڈا کیا جاتا۔ تو

حکومت برطانیہ ترکی کی حمایت پر

مجبور ہو جاتی۔ پس کونسا موقعہ ہے۔ جب ہم نے مسلمانوں کے لئے قربانی نہیں کی ہمارے دشمنوں کو اگر یہ ۵ ہزار یاد ہے۔ تو وہ خدمات کیوں یاد نہیں جو ہم کرنے کو تیار رہتے۔ مگر مسلمان لیڈروں نے اپنی غلطی منظور نہ کی۔ یا وہ لاکھ روپیہ کیوں بھول گیا۔ جو ملکانہ ارتداد کے مقابلہ کے لئے ہم نے خرچ کیا۔ کیا یہ سب خرچ ہم نے

اپنے فائدہ کے لئے

کیا تھا۔ باقی مسلمانوں کے لئے تو پھر بھی یہ کامیابی اس خیال سے خوشکن ہوسکتی تھی کہ وہ سلطان کو خلیفۃ المسلمین سمجھتے تھے مگر ہمیں کیا فائدہ تھا۔ ہمارے ساتھ تو ترکوں کا

اچھا سلوک

نہ تھا۔

پس ہم نے ہمیشہ

مسلمانوں کی خدمت

کی۔ الیکشن کے موقعہ پر بہترین امیدواروں کی مدد کی۔ حتیٰ کہ کئی دفعہ اپنے احمدی امیدواروں کو بٹھا دیا۔ ایک دفعہ اسی ضلع سے ایک احمدی امیدوار کھڑا ہوا۔ اور اس کا

کوئی مدمقابل بھی نہ تھا

مگر چودھری شہاب الدین صاحب کے لئے کسی اور ضلع سے کھڑا ہونے کی گنجائش نہ تھی۔ اس لئے میں نے اپنے آدمی کو بٹھا دیا۔ کئی غیر احمدی میرے پاس آئے۔ کہ ہم بہت کچھ کام کر چکے ہیں۔ اور اب پیچھے ہٹنا ہماری ہتک ہے مگر میں نے یہی جواب دیا۔ کہ میں اس بات کو بہتر سمجھتا ہوں۔ اور یہ میں نے اسی لئے کیا۔ کہ میں سمجھتا تھا۔ چودھری صاحب کونسل میں مسلمانوں کی زیادہ خدمت کر سکینگے۔ سو ہم نے ہمیشہ مسلمانوں کی بہترین خدمات سرانجام دی ہیں۔ مگر

احرار کی طرف سے بلاوجہ ہم پر حملہ کیا گیا

ہے۔ حق کا فیصلہ کرنے کے لئے میں نے انہیں مباہلہ کا چیلنج دے رکھا ہے۔ لیکن انکی طرف سے اخبار میں یہ اعلان تو ہو جاتا ہے۔ کہ فلاں صاحب قادیان آئیں گے۔ اور مسجد ارائیاں میں اس کا جواب دینگے۔ لیکن جن کو مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے۔ ان کو معلوم نہیں کیا ہو گیا ہے۔ ایک شخص کو پانچ سات نوجوانوں کے ساتھ یہاں بھیجدیا جاتا ہے۔ اور وہ گالی گلوچ کر کے واپس چلا جاتا ہے۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ سارے آئیں۔ شرائط طے کریں اور پھر مباہلہ کریں۔ بلکہ میں نے تو ان کی سہولت کے لئے لاہور میں ہی اپنے نمائندے مقرر کر دیئے تھے۔ ان کے ساتھ شرائط طے کر لیں مگر چونکہ انکے دل جانتے ہیں۔ کہ اس صورت میں لیھلک من ھلک عن بینۃ کا عذاب انکے لئے کھڑا ہے۔ ادھر انہوں نے مباہلہ کیا اور ادھر خدا تعالےٰ نے انکی گردن پکڑی۔ اس لئے

کسی کو سامنے آنیکی جرأت نہیں

ہوتی۔ اگر ہمت ہے۔ **تو سب کے سب آئیں** ورنہ یہ کیا ہے۔ کہ کسی ایک کو بھیجدیا۔ کہ مسجد ارائیاں میں تقریر کر جائے۔ گویا مسجد ارائیاں بھی ایک متبرک مقام ہے۔ کہ اس کے بغیر انکا اعلان ہی نہیں ہو سکتا۔

میں نے خود تو نہیں دیکھا۔ مگر کسی نے لکھا ہے۔ کہ انہوں نے اخبار میں اعلان کیا ہے کہ وہ

صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر

بھی مباہلہ کرینگے۔ ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ لیکن اس کے لئے وہ اور پانسو آدمی لائیں۔ ہم بھی دوسرے پانسو اس مباہلہ کے لئے پیش کرینگے۔ دونوں مباہلوں کو ملانے کی ضرورت نہیں۔ میں ان کی اس ہشیاری کو سمجھتا ہوں۔ بات یہ ہے۔ کہ وہ جانتے ہیں۔ انہیں پانسو ایسے آدمی ملنے مشکل ہیں۔ جو واقعی یہ عقیدہ رکھتے ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ صداقت مسیح موعودؑ کا مسئلہ علیحدہ ہے۔ جس پر غیر احمدیوں میں سے ایک تعداد کو واقعی شبہ ہے۔ اور اس کے لئے ان میں سے مباہلہ کرنے والے مل سکتے ہیں لیکن

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک

والا الزام ایسا ہے۔ کہ ہر عقلمند اسے غلط سمجھتا اور جانتا ہے۔ کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک نہیں کی۔ بلکہ آپکی عزت کو قائم کیا ہے۔ پس میں کہتا ہوں۔ کہ یہ مباہلہ بھی ضرور ہو۔ مگر اس سے علیحدہ ہو۔ وہ اس کے لئے دوسرے پانسو آدمی لائیں اور ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔ ہاں لیڈر وہی ہوں۔ ان کے

وہی پانچوں لیڈر

ایک مباہلہ میں شامل ہوں۔ اور وہی دوسرے میں۔ ادھر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے مرد ممبر اور ناظر دونوں میں شریک ہونگے اور پانچ پانچ سو آدمی دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہونگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس پر مباہلہ کرنے سے ہمیں گریز ہو۔ ہم آپ کی صداقت پر جہاں وہ چاہیں۔ قسم کھانے کو تیار ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی ہم نے اسلام کی صداقت سمجھی ہے۔ ورنہ جس رنگ میں یہ مولوی اسلام کو پیش کرتے ہیں۔ اس رنگ میں اسے کون معقول شخص مان سکتا ہے۔ جو نامعقول یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی زاد بہن کو دیکھا اور نعوذ باللہ اس پر عاشق ہو گئے۔ ایسے بیوقوفوں کے بتائے ہوئے اسلام کو کون مان سکتا ہے۔

خدا تعالےٰ کا بتایا ہوا اسلام

تو وہ ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عصمت کو ثابت کرتا ہے۔ اور جو قرآن کریم میں ہے۔ صحیح احادیث میں ہے۔ مگر کون ہے۔ جو ہمیں قرآن کریم کی طرف لایا۔ صحیح احادیث کی طرف لایا۔ یا تازہ نشانات کی طرف لایا۔ یہ سب کچھ ہمیں **حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ملا۔ اور اس کے بعد کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم آپ کی صداقت کے متعلق مباہلہ کرنے سے ایک منٹ کے لئے بھی پس و پیش کر سکتے ہیں ہم اس کے لئے تیار ہیں اور ہر میدان میں تیار ہیں۔** لیکن احرار اس کے لئے علیحدہ پانسو آدمی لائیں۔ ہم بھی علیحدہ لائیں گے اور اس طرح

دو مباہلے ہوں

تا لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیٰ من حی عن بینۃ کا نظارہ دنیا دیکھ لے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خالی مسجد ارائیاں میں تقریر کرنے سے کام نہیں چل سکتا۔ وہ

باقاعدہ شرائط طے کریں۔

بلکہ میں نے تو یہاں تک کہدیا تھا۔ کہ مجھے اپنی پیش کردہ شرائط پر اصرار نہیں انہیں اگر کوئی شرط بوجھل معلوم ہوتی ہے۔ تو اسے پیش کریں۔ میں چھوڑنے کو تیار ہوں مگر یہ ضرور ہے۔ کہ مباہلہ ہو۔ ایسے رنگ میں کہ

اللہ تعالےٰ کا زندہ نشان

دنیا کو نظر آ جائے۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ لسمیع علیم اس میں بتایا ہے۔ کہ جب بھی مومن اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ کرینگے۔ وہ ضرور ان کی دعاؤں کو سنے گا۔

پس میں احرار کو

پھر ایک دفعہ

توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس

پیالہ کو ٹالنے کی کوشش نہ کریں

شرائط طے کر لیں۔ کسی شرط پر اگر انہیں کوئی اعتراض ہو۔ تو اسے پیش کریں۔ اور اس طرح فیصلہ کر کے مباہلہ کر لیں۔ کسی مولوی کے نام کے ساتھ لمبے چوڑے خطابات درج کر کے اسے یہاں بھیجدینا کہ مسجد ارائیاں میں ساٹھ ستر لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر کہہ جائے۔ کہ احمدی فرار کر گئے۔ ٹھیک طریق نہیں۔ نہ شرائط کا تصفیہ۔ نہ تاریخ کا تعین۔ اور نہ ان لوگوں کی طرف سے کوئی جواب جن کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور یونہی کسی کا مسجد میں آ کر کہہ جانا تو ایسا ہی ہے۔ جیسے پنجابی میں کہتے ہیں۔ کنک کھیت۔ کڑی پیٹ آ جوائیا منڈے کھا۔ یعنی لڑکی پیدا نہیں ہوئی۔ گندم موجود نہیں۔ اور داماد سے کہا جائے۔ کہ آؤ روٹیاں کھا لو۔ جب نہ کوئی تاریخ مقرر ہے نہ شرائط طے ہوئے ہیں۔ تو احمدی فرار کیسے کر گئے۔ فرار تو تب ہے۔ کہ شرائط طے ہو جائیں۔ وقت مقرر ہو جائے۔ اور پھر ایک فریق نہ آئے۔ پس

میں احرار کو توجہ دلاتا ہوں!

کہ اس طرح کی باتوں سے اب کام نہ چلیگا وہ اب خواہ کسی رنگ میں آئیں

خدا کی گرفت سے

نہیں بچ سکیں گے۔

ریویو کے وی۔ پی

ریویو اردو کے جن خریداروں نے سال رواں کا چندہ ادا نہیں کیا۔ یا انکے ذمہ بقایا ہے۔ انکے نام اکتوبر کا رسالہ وی۔ پی کیا جا رہا ہے۔ علاوہ دیگر نہایت اعلےٰ پایہ کے مضامین کے اس رسالہ میں حضرت سید محمد اسحاق صاحب کا مضمون پادری عبد الحق صاحب کی کتاب "التثلیث فی التوحید" کے جواب میں شائع ہو رہا ہے۔ جناب حبیب صاحب ایڈیٹر سیاست کی کتاب "تحریک قادیان" کے بعض اعتراضات کا جواب "چشمۂ عرفان" میں کتاب کا حجم بڑھ جانے کی وجہ سے درج نہیں ہو سکا تھا۔ اب اکتوبر کے رسالہ میں ان اعتراضات کا جواب مولوی محمد یعقوب صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کے قلم سے شائع کیا جا رہا ہے۔ اور نومبر کا رسالہ سید صاحب کے اعتراضات کے جواب پر ہی مشتمل ہوگا۔

ریویو آج کل اپنے اخراجات پورے نہیں کر رہا۔ اور مقروض ہو رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وی۔ پی وصول کر کے اور نئے خریدار مہیا فرما کر ریویو کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنائیں۔

(مینیجر)

مجلس احرار کے ڈھول کا پول

اور اس کے ٹھیکہ داروں کو ایک مخلصانہ مشورہ

حسب ذیل مضمون ٹریکٹ کی صورت میں خواجہ ولی محمد صاحب ایم۔ اے ایل ایل۔ بی پلیڈر پریزیڈنٹ انجمن اتحاد ملی فیروزپور نے شائع کیا ہے۔

دنیا میں مفید تحریکیں ہوتی ہیں۔ اور ان تحریکوں میں اچھے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں اور دنیا کو دھوکہ دینے والے بھیڑ بکریوں کے لباس میں بھیڑئیے بھی ہوتے ہیں۔ بیکار اور بے روزگار آدمیوں کے لئے یہ تحریکیں ذریعہ معاش بن جاتی ہیں۔ اور اس سے فائدہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ان میں نیک نیتی سے کام کرتے ہیں وہ ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں اور اپنے گھر بار تباہ و برباد کر بیٹھتے ہیں۔ اور وہ جو بے خانماں ہوتے ہیں کوٹھیاں اور مکانات بنوا لیتے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کی مختلف تحریکوں مثلاً کانگرس خلافت وغیرہ میں سے ایک تحریک احرار کی بھی ہے۔ جس سے ملک کا بچہ بچہ واقف ہے چند سال ہوئے کہ جب خلافت کی تحریک اپنے آخری سانس لے رہی تھی تو ان لوگوں نے جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے اور جن کے واسطے ایسی تحریکیں آیہ رحمت بن کر آتی ہیں۔ جو ان کی مفلسی و بدحالی کو دولتمندی اور خوشحالی میں بدل دیتی ہیں۔ جھٹ ایک تحریک کی بنیاد ڈال دی جس کا نام تحریک احرار تھا۔ میرا اس لکھنے سے ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ میں ایسی تحریکوں کا مخالف ہوں۔ خدا گواہ ہے کہ میں ایسی تحریکوں کا جن سے قوم و ملک کی بہتری ہو حد درجہ مؤید ہوں۔ لیکن کیا یہ میرا کہنا درست نہیں کہ ایسی تحریکوں میں خود غرض لوگ بھی شامل ہو جاتے ہیں اور انہیں تحریک کے نیک کام سے مطلق کوئی غرض نہیں ہوتی۔ انہیں صرف اپنے پیٹ کی فکر ہوتی ہے۔ آدمی اگر آدمی کو لوٹنا چاہے تو علانیہ لوٹنے میں اسے بہت مشکل پیش آتی ہے اور لوٹنے والا فوراً قابل مواخذہ قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن جب لوٹنے والا ملک و قوم کی بہتری کا ڈھول بجاتا ہوا باہر نکلتا ہے۔ تو عوام الناس جو بالعموم نیک نیت ہوتے ہیں۔ اور ترستے رہتے ہیں کہ کوئی خدا کا بندہ اٹھے اور انہیں اندھیرے سے روشنی کی طرف لے جائے اس کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ لیکن ایسے شخص کی اصلیت بہت جلد عوام الناس پر واضح ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو سارا کارخانہ خداوندی ہی سخت بے انتظامی میں پھیل جائے۔ پس جو میں نے مختصر الفاظ میں اوپر تحریر کیا ہے۔ یہی حال احرار کے ان نام نہاد لیڈروں کا تھا۔ جن کی اصلیت اب پبلک کے سامنے روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے تحریک خلافت بھی ایسے ہی لوگوں کے ہاتھوں ناکام ہوئی۔ حالانکہ مولانا محمد علی مرحوم جیسے خیر خواہ قوم و ملک نے اپنا سب کچھ یہاں تک کہ اپنی پیاری جان بھی اسی غم میں دے دی لیکن ایسے خیر خواہ قوم و ملک بھی تو ایسی تحریکوں میں موجود ہوتے ہیں۔ جنہوں نے قوم کا روپیہ امیروں۔ غریبوں۔ یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے زیورات کو فروخت کرنے سے جمع کیا ہوتا ہے۔ شیر مادر سمجھ کر پی جاتے ہیں۔ یہی حال اب تحریک احرار کا ہے میں یہ ایک لمحہ کے لئے بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں اور اب کلمہ زبان پر لانا بھی گناہ عظیم سمجھتا ہوں کہ اس تحریک میں خلوص والے شامل نہیں ہوتے میرا یہ عقیدہ ہے کہ عوام الناس تو بیچارے روشنی کی امید میں نہایت صدق دل سے پیچھے لگتے ہیں۔ تبھی تو جیل کی مصیبتیں جھیلتے ہیں۔ اور اپنا پیٹ کاٹ کر نیک کام سمجھ کر روپیہ دیتے ہیں۔ لیکن اگر انہیں یہ معلوم ہو کہ یہ روپیہ کسی اور پیٹ میں جا پڑے گا تو وہ ہرگز نہ قید و بند کی مصیبتیں جھیلیں۔ نہ روپیہ دیں اور احرار نے تو اس دردسری کا شروع سے ہی علاج کر دیا۔ کہ نہ حساب رکھنا چاہئیے۔ اور نہ قوم کو اس کا مطالبہ کرنے کا حق ہے قوم و دین کے نام پر مسلمانوں کو خوب بھڑکایا۔ مہاراجہ کشمیر کے خلاف خوب جتھے بھجوائے۔ کبھی الور کو تاکا اور کبھی کپورتھلہ کی طرف نظر کرم اٹھائی۔ اور کبھی میکلیگن کالج کو آلۂ حرص و آز بنایا۔ غرضیکہ بقول حضرت بلھے شاہ صاحب ؎

اپنے یاروں ملنے خاطر سو سو بھیس وٹائی دا

پر عمل کرتے ہوئے دولت کی دیوی کو پوجنے کے لئے طرح طرح کے لباسوں میں قوم کے سامنے نمودار ہوئے لیکن تابکے۔ آخر مسجد شہید گنج کے معاملہ میں اصل حقیقت کھل گئی۔ اور وہی لوگ اب طرح طرح کے بہانے بناتے ہیں۔ لیکن ان بہانوں سے اب پبلک کب مانتی ہے۔ دن چڑھ گیا ہے لوگوں نے سب کچھ آفتاب صداقت کی روشنی میں دیکھ لیا ہے۔ ملک کے تمام اخبارات اور بڑے بڑے سربرآوردہ لوگ اس پر اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ کہ احرار نے نہیں نہیں میں نے غلط کہا بلکہ تحریک احرار کے نام پر لوگوں کا روپیہ بٹورنے والوں اور مسلمانوں کو جیلوں میں بھجوانے والوں نے قوم کے ساتھ غداری کی۔ اور ان کی منافقانہ اداؤں کے خلاف آواز اٹھا کر قوم کا بنتا ہوا کام بگاڑنا انہی کا کام ہے دنیا کی خوبصورت پری جس کا حسن صرف چند روزہ ہے۔ اس کے عشوہ و کرشمہ میں پھنس کر خدا کو بھول گئے اس کے رسول کے فرمان بھول گئے۔ لیکن وہی عوام الناس جن کے جتھے کشمیر کو یہ نام نہاد لیڈر بھجواتے تھے اور جو اصلی معنوں میں احرار صادق تھے۔ مسجد شہید گنج میں پیچھے نہیں رہے۔ انہوں نے اپنے ننگے سینوں پر گولیاں کھائیں اگر میدان میں نہ آئے تو وہ نہ آئے جن کا کام ایسی تحریکوں کے پردہ میں اپنا الو سیدھا کرنا ہوتا ہے نہ کہ خلق خدا کی خدمت کرنی اور قوم کی بہبودی اور بہتری سوچنی۔ اگر یہ ایک منٹ کے لئے تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ احرار کے ان پنج تن کو اس سے کچھ اختلاف تھا تو بھی بر رستہ عقل سلیم ان کا قوم کے ساتھ شامل ہونا ضروری تھا۔ تا لوگ یہ نہ کہتے کہ مسلمانوں میں تفرقہ ہو گیا ہے۔ چلو بقول ان کے ناکام بھی ہوتے تو مرگ انبوہ جشن دارد والا معاملہ ہوتا اگر ڈوبتے تو اکٹھے ڈوبتے اور تیرتے تو اکٹھے تیرتے۔ لیکن یہ تفرقہ تو نہ ہوتا لیکن اب ان عیاروں کو پبلک کا دھیان کسی اور طرف پھیرنے کی سوجھی ہے۔ تاکہ مسجد شہید گنج کے معاملہ میں جو ندامت انہیں حاصل ہوئی ہے اسے دور کیا جائے۔ اور جو ان کا وقار قوم کی نظروں سے گر گیا ہے۔ اس کو پھر کسی نہ کسی طرح حاصل کیا جائے۔ ان حضرات نے مسجد شہید گنج کی تحریک میں مرزائیوں کے خلاف تحریک شروع کر دی ہے ان کا مدعا دراصل لوگوں کی توجہ کو ادھر سے پھیر کر اس طرف لگانے کا ہے۔ وہ یہ جانتے ہی ہیں کہ مسلمان پہلے ہی مرزائیوں کے خلاف ہیں۔ اس طرح جھٹ سیدھے سادے مسلمان ہماری اس کارکردگی کو جو ہم نے مسجد شہید گنج والے معاملہ میں کی ہے۔ بھول جائیں گے۔ اور تحریک خلاف مرزائیت میں ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ ہمارا کام بن جائیگا اور ہم پھر ویسے کے ویسے ہی قوم کے غم خوار کہلائیں گے۔

پچھلے سال انہوں نے قادیان میں ایک بڑا بھاری جلسہ بھی مرزائیوں کے خلاف کرایا اور مسلمان ظنوا المومنین خیرا پر عمل کرتے ہوئے ان کے ہمنوا ہوئے لیکن اس پردہ زنگاری کے پیچھے بھی امیر شریعت بننے کی ہوس پرستی کشمیر کی سنہری اور روپہلی اداتیں اور کونسل کی وزارت کے دلفریب نظارے کارفرما تھے۔ کیا پچھلے سال سے پہلے مرزائی اس جہاں میں نہ تھے یا سید عطاء اللہ صاحب کہیں باہر گئے ہوئے تھے کیا تحریک کشمیر میں مرزائیوں سے واسطہ نہیں پڑا تھا

جو تحریک کشمیر کے ساتھ ساتھ ہی اس کام کو شروع نہ کر دیا یا اس سے فارغ ہو کر ہی کر دیتے۔ دراصل ان کا کام مرزائیت کی تردید بھی نہیں۔ یہاں بھی وہی اصلی غرض جلوہ گر ہے۔ ~~

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

اب تردید مرزائیت کے نام پر چندہ جمع کرنا شروع ہو گا۔ نہیں نہیں بلکہ شہر فیروزپور میں تو تبلیغی جلسہ کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ اور چندہ کی فراہمی بھی شروع کر دی گئی ہے۔ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی تردید مرزائیت کرتے وقت چندہ شروع کیا تھا۔ اور کیا احرار ان سے بڑھ کر تردید مرزائیت کر سکتے ہیں۔ ہمارے شہر فیروزپور میں چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل کا دم غنیمت ہے۔ جنہوں نے فیروزپور شہر میں اور اس کے مضافات میں مرزائیوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ شہر کے مختلف حصوں میں اور مختلف دیہات میں مرزائی مناظروں سے مناظرے کئے۔ مولوی جلال الدین شمس صاحب سے مرزا ناصر علی صاحب وکیل کی کوٹھی پر بڑا زبردست مناظرہ ہوا اور ابھی ایک مہینہ نہیں ہوا۔ کہ چھاؤنی فیروزپور میں مولوی محمد سلیم صاحب سے مناظرہ ہوا اس وقت مرزائیوں کے صدر پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ سی تھے۔ مضمون مرزا صاحب کی صداقت اور کذب کا تھا۔ چوہدری صاحب موصوف نے ایسے ایسے دلائل بیان فرمائے جن سے حاضرین واہ واہ کرنے لگے۔ کام کرنے والے حضرات ایسے ہوتے ہیں۔ فرصت کے وقت میں چوہدری صاحب موصوف نے مرزا غلام احمد صاحب اور دوسرے مرزائیوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور یہ استعداد پیدا کی۔ یہ لیاقت صرف مباہلہ کی محمدیہ پاکٹ بک پڑھنے سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی فریق مخالف کو گندی گالیاں دینا معیار قابلیت یا خدمت اسلام ہے۔ بلکہ اس بدزبانی و فحش کلامی سے دوسروں پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ کیا چوہدری صاحب موصوف نے اس کام کے واسطے بھی چندہ کیا۔ یا کبھی مناظروں میں دشنام دہی سے کام لیا۔ تمام اہالیان شہر فیروزپور اس کا جواب دیں گے کہ ہرگز نہیں۔ کیا کبھی اپنی شہرت بڑھانے کی خاطر ان مناظروں کی روئداد تک بھی کسی اخبار میں بھیجی۔ ہرگز نہیں۔ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو مخلص کام کرتے ہیں۔ ان کا مقصد واحد صرف کام کرنا ہوتا ہے۔ خدا اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے نہ کہ لکشمی اور شہرت کے بت کی پوجا باوجود اس بات کے کہ احرار کے

نام نہاد خیر خواہان قوم نے قوم کے ساز کی اس تار کو چھیڑا ہے جس میں مرزائیت کے خلاف ہر طرح کے سُر بھرے ہوئے ہیں۔ لیکن اسے مطرباں ساز قوم واحسرتا کہ قوم کو اب اس مطرب زنی کا علم ہو چکا ہے اور آپ کی حسرتیں خاک میں ملتی نظر آتی ہیں۔ خدا کی قسم اگر آپ لوگوں کی نیت صاف ہوتی۔ تو ضرور رنگ لاتی۔ مگر جب قوم نہیں چاہتی کہ آپ ان کی خیر خواہی کریں۔ تو اس حالت میں میرا آپ کو نہایت مخلصانہ مشورہ یہ ہے۔ کہ اگر آپ کی غرض قوم کی خدمت کرنا تھا اور کچھ نہیں تو جب قوم آپ کی خدمت نہیں چاہتی تو آپ کو اس خدمت سے علیحدہ اور سبکدوش ہو جانا چاہیئے تھا اور اگر کچھ اور راز ہے تو پھر آپ حق بجانب ہیں۔ خوب ہاتھ پاؤں ماریں شاید وہ لیڈری کا گم شدہ لعل پھر ہاتھ آ جائے۔

موضع مجیٹھہ میں آریہ سماج سے مناظرہ

۲۸ ستمبر بروز ہفتہ جماعت احمدیہ بھوبہ اور آریہ پووک سماج مجیٹھہ کے مابین "کیا وید ایشوری گیان ہے؟" کے موضوع پر مناظرہ ہوا۔ باوجودیکہ تصفیہ شرائط تحریراً چند روز پہلے ہو چکا تھا۔ لیکن مناظرہ کے دن آریوں نے نئی شرائط کی طرح ڈال کر مناظرہ سے فرار کی راہ ڈھونڈنے کی ناکام کوشش کی۔ اور سابقہ طے شدہ شرائط پر مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

مجیٹھہ کی ہندو مسلم پبلک نے آریہ صاحبان کو بہت سمجھایا۔ کہ جب آپ نے تحریری چیلنج دیا۔ کہ آریہ سماج کے کسی سدھانت پر جس کا جی چاہے مناظرہ کر لے۔ اور مسلمانوں کی نمائندہ جماعت احمدیہ نے آپ کے چیلنج کو عملاً قبول کرتے ہوئے بتراضی فریقین شرائط مناظرہ بھی طے کر لیں۔ جن پر فریقین کے ذمہ وار عہدہ داروں کے دستخط ثبت ہو چکے ہیں۔ تو اب آپ لوگ بلا وجہ انکار کر کے کیوں جگ ہنسائی کراتے ہیں۔ مگر اس کا بھی کوئی اثر نہ ہوتا دیکھ کر مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سماج مندر کے وسیع پنڈال میں جہاں مناظرہ کی کارروائی سننے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں ہندو مسلم منتظر بیٹھے تھے۔ بآواز بلند اعلان کیا کہ چونکہ آریہ سماج نے مناظرہ سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے ہم واپس جاتے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ آپ لوگوں کو ناحق تکلیف ہوئی۔

اس پر پبلک نے آریوں پر شیم شیم کے آوازے کسے۔ اور مطالبہ کیا کہ یا تو طے شدہ شرائط پر مناظرہ کرو۔ یا جو لوگ دور دور سے کرایہ وغیرہ کے مصارف اٹھا کر آئے ہیں۔ ان کا ہرجانہ ادا کرو۔ اور آئندہ کے لئے مناظرہ کا نام لینا ہمیشہ کے لئے چھوڑ دو۔ یہ بات مؤثر ثابت ہوئی۔ اور آریہ صاحبان مناظرہ کے لئے آمادہ ہو گئے۔ آریہ صاحبان کی طرف سے پنڈت بدھ دیو جی میرپوری اور مسلمانوں کی جانب سے مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل مناظر مقرر ہوئے۔ ڈھائی بجے سے ساڑھے چار بجے تک دو گھنٹے مناظرہ ہوا۔ پہلی دو تقریریں آدھ آدھ گھنٹہ کی اور بعد کی پندرہ پندرہ منٹ کی تھیں۔ پہلی تقریر اہل اسلام اور آخری آریہ سماج کے مناظر نے کی۔

اہل اسلام کے مناظر مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل سنسکرت نے اپنی ابتدائی تقریر میں دلائل اور براہین سے ثابت کیا کہ موجودہ وید اپنی تعلیم اور اندرونی و بیرونی شہادات کی بنا پر ہرگز ہرگز ایشوری گیان ثابت نہیں ہو سکتے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ کسی آریہ مہاشے کی دماغی اختراع کا دھندلا سا عکس ہے

مبلغ اسلام جب سنسکرت زبان میں وید منتر پڑھتا تو لوگ حیرت و استعجاب سے ہمہ تن گوش ہو کر سنتے اور بعض کہتے۔ قادیان میں ہر ایک علم اور زبان کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مرزا صاحب نے علوم و فنون کے دریا بہا دئے ہیں۔ اس وقت دنیا میں قادیان تمام علوم کا گہوارہ ہے۔

مبلغ اسلام کی قابلیت۔ متانت اور سنجیدگی کی سب نے تعریف کی۔ آریہ صدر نے اختتام پر احمدی مبلغین کا بار بار شکریہ ادا کیا اور احمدیوں کے مصالحانہ رویہ کی بہت تعریف کی۔ مسلمانوں نے اللہ اکبر اسلام زندہ باد کے نعرے لگائے۔

مناظرہ گاہ کے باہر احمدی مناظر کو اونچی جگہ پر کھڑا کر کے لوگوں نے مبارکباد دیں اور باری باری مصافحے کئے۔ پھر جلوس نکالا۔ دکانوں کی چھتوں پر مستورات بھی یہ فتح اسلام کا خوشنما منظر دیکھ رہی تھیں۔ جلوس میں مسلمانوں نے اسلام زندہ باد، احمدی مبلغین زندہ باد، مہاشہ محمد عمر زندہ باد کے نعرے لگائے۔

بعض غیر احمدی معززین نے کہا۔ عرصہ سے آریوں نے ہم کو تنگ کر رکھا تھا۔ ہمارے مولوی تو آپس کی تکفیر بازی میں مشغول رہتے تھے۔ آج خدا نے آپ کو بھیج کر ہماری امداد کی ہے اور اسلام کو فتح عظیم بخشی ہے۔

(نامہ نگار امرتسر)

وصیّت

نمبر ۴۴۲۸ - منکہ فضل خیر زوجہ محمد شریف صاحب قوم شیخ سکنہ زنگی عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۲۷ سکنہ قادیان آج بتاریخ ۶ر اگست ۱۹۳۵ء بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اول میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ مہر میں سے نصف اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اور باقی نصف وصول کر لوں گی۔ اور زیور کی قیمت مبلغ یکصد روپیہ تھی جس کو ایکجگہ زمین خرید کر چکی ہوں۔ کل جائیداد مبلغ ۷۰۰ ہوئی۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

دوم۔ اسکے علاوہ میری ماہوار آمدنی ۱۵/- ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ سوم میرے مرنیکے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ چہارم۔ اگر میں کوئی رقم یا جائیداد بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو وہ رقم وصیت کردہ حصہ سے منہا کردیجائیگی۔

العبد۔ نشان انگوٹھا فضل خیر موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ نشان انگوٹھا شیرگوہر دین قادیان۔ گواہ شد۔ محمد شریف خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ رحمت اللہ شاکر اسسٹنٹ مینیجر۔ گواہ شد۔ عبدالرحمن مدرس مدرسہ احمدیہ

انڈین ڈائرکٹری

DIRECTORY

جس میں ہزارہا ہندوستانی تاجروں کارخانہ داروں اور سوداگروں کے ... مع کاروباری تفصیل بہترین معلومات۔ تاریخی و جغرافیکل مضامین مشہور ہندوستانی کی مکمل گائیڈ ہاؤس وغیرہ کے پتہ جات۔ ایجنسیاں حاصل کرنیکے طریقے درج کئے گئے ہیں۔ تجارت، ملازمت و ادب اشتہار بازی کے لئے یہ کتاب کاروباری لوگوں کے لئے ازحد مفید ہے۔

مجلد قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

منگوانے کا پتہ۔ ڈائرکٹری پبلشنگ بیورو قیصری باغ امرتسر

اسلامی بھائیوں کی دوکان (رجسٹرڈ)

سکھوں کی دکان کے مقابلہ میں کھولی گئی ہے

صاحبان! ہم نے سکھوں کے مقابلہ میں اسلامی بھائیوں کی دوکان واقع کشمیری بازار لاہور میں کھول رکھی ہے جس میں ہر قسم کے اعلے سے اعلے درجہ کے عطریات روغنیات دستیاب ہوسکتے ہیں۔

چنن آملہ ہیر آئل:- یہ تیل یونانی ادویات اور طب جدید کے اصولوں سے تیار کیا گیا ہے۔ بالوں کو سیاہ جلد کو نرم خشکی کو دور کرنیکے علاوہ گرنے بالوں کو بچاتا ہے قیمت فی سیر چار روپیہ آدھا بوتل عہ پوا بوتل ۱۲؍ نمونہ کی شیشی ۴؍

گلزار سینٹ فلاورز:- سوا خوشبوؤں کا مجموعہ چونٹ منٹ کے بعد اپنی خوشبو بدلتا ہے۔ کئی روز تک خوشبو قائم رہتی ہے قیمت فی تولہ عہ شیشی کلاں ۱۲؍ شیشی خورد ۴؍ آرڈر آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ طلب کرنے پر فہرست کارخانہ مفت ارسال کیجاتی ہے

اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس سے طلب کریں یا:-

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور سے منگوائیں

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کرچکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلے میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کرسکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کرلیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کردیگی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور مثل کندن کے درخشاں بنادے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل ۱۵ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت درجہ مقوی مبہی ہے۔ اسکی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی ۶ روپیہ

نوٹ:- فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگائیے

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہمارے آہنی خراس (ریل چکی) پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگاکر

پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیل حالات اور قیمتیں معلوم کرکے آپ یقیناً خوش ہونگے

علاوہ ازیں

شہرۂ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ ذریعہ) فلور ملز۔ بیلنہ جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹرز۔ بادام روغن۔ سیویاں۔ قیمہ اور چاولوں کی مشینیں زراعتی آلات اور دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلے مال منگانے کا قدیمی پتہ:-

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

الفضل کی کتابت شیر مارکہ کتابت کی سیاہی رجسٹرڈ سے کی جاتی ہے۔

شیر مارکہ کتابت کی سیاہی ملنے کا پتہ

اے شیر اینڈ کمپنی رجسٹرڈ جالندھر شہر پنجاب

رعایت

محض دوستوں کے فائدہ کیلئے حیرت انگیز

مچھر بھگاؤ جسکے لگانے سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت عہ نصف قیمت صرف دس آنے

جو لوگ اپنے خطوط ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ڈاک خانہ میں ڈالیں گے انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے پر ملے گی۔

کیونکہ اس سال رمضان شریف ماہ دسمبر میں آرہا ہے، اور شروع سردیوں میں مقوی ادویہ کا استعمال بفضل ایزدی تمام سردیوں کے جملہ خطرناک عوارض سے محفوظ رکھتا ہے، اس لئے محض پبلک کے فائدہ کے واسطے اس سال یہ رعایت ماہ اکتوبر میں دی جارہی ہے۔ تاکہ دوست ماہ نومبر میں ان بہترین محافظ صحت مقویات کا استعمال کرکے سردیوں کے حملہ تکلیف دہ عوارض سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکیں۔ لہٰذا جو صاحبان ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ اکتوبر ۳۵ء کو اپنے خطوط ڈاک خانہ میں ڈالیں گے انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے پر ملے گی۔

موتی سُرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

ضعف بصر، ککرے، جلن، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، ٹیڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، لکونر، ابتدائی موتیا بند، غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ، محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سُرمہ ہی مقبول ہے لہٰذا آپ کو بھی یہی سُرمہ ہی استعمال کرنا چاہئیے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت ہی مفید پایا، گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی، کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا، اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سُرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دُنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں، اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں، ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے بھی یہ بے نظیر چیز ہے۔ ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپیہ، نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم

اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ میں نہایت مسرت اور شکر گزاری کے جذبات سے لبریز دل لے کر آپکو یہ لکھ رہا ہوں، کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی عرفانی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی، اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا، میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لے کر بھیجدی، اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا، میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں وہ لکھتا ہے کہ میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے، اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہوگیا ہے

اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی، میں نے استعمال کرنی شروع کردی، جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہوگئی، الحمد للہ! اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے، بھوک خوب لگتی ہے، جو کھاؤں سو ہضم، چہرہ پر بشاشت، جسم میں چستی، غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں، نہایت اعلیٰ دوا ہے ایک شیشی اور روانہ کر دیں" شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت خوشی ہوئی، اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر بے نظیر اثر کیا ہے، میں جب خود ولایت میں تھا، تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا، اس کی صحت مخدوش تھی اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا، مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ ان خطرات سے اسے بچالیا، اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اپنا اعجازی اثر کیا ہے، میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کیلئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے، یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے، اکسیر البدن کے اجزا کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزا شامل ہیں، سونے کا کشتہ، کستوری، عنبر، یاقوت، یاسمین، وغیرہ، اس کے فوائد کے کیا کہنے، ایک ہی لاثانی دوا ہے، اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، مفصلہ ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیر آنا، بے چینی، سستی، اُداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے، لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کے بیس روپے، نصف قیمت صرف دس روپے، محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب تھانی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض جس کی عمر ۴۵ سال سے تجاوز کر چکی تھی، اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی استعمال کرائی گئی، دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی، جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی، یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی، جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی، آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے، اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے، جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے، قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں، جو دانتوں کی بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے، قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کیلئے کافی ہے، ایک روپیہ نصف قیمت آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں، اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر، اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے اسر کے درد، پسلی کے درد، گنٹھیا کے درد، عرق النسا کے درد، قولنج کے درد، جگر کے درد، گھٹنوں کے درد، غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے، ناسور، جلے ہوئے آبلوں، تلی، بخار، ہیضہ، بدہضمی کیلئے تریاق، قصہ کوتاہ! قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے، مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے، قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ، نصف قیمت ایک روپیہ دو آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بے نظیر تحفہ، مفرح دل اور مقوی دماغ، جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے، بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا ہو، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیر آتا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بےچینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو، ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا، ایک ماہ کی خوراک جس میں ۵ تولہ دوا ہے قیمت پانچ روپے، نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤ گولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، جی کا متلانا، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ گھی مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے، قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے، پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے، ایکدن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے، یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے اگر ایک روز بھی کھلکر اجابت نہ ہو، تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے، اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں، گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے ایکسو گولی کی قیمت دو روپے، نصف قیمت ایکروپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے، علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے، بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلادیں گی، قیمت یکصد گولی دو روپیہ نصف ایکروپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہے، مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ، یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے، خداوند تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے، ہم نے بڑے تجربہ کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے جو خدا کے فضل و کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا دلا دیتی ہے، قیمت تین روپے، نصف ایک روپیہ آٹھ آنہ، محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

اٹلی اور ابی سینیا کے درمیان جنگ کے واقعات

روما ۴ اکتوبر۔ اطالوی ہوائی جہازوں کی طرف سے اڈوا پر بمباری سرکاری طور پر تسلیم کر لی گئی ہے۔ اطالوی حکام کی طرف سے بمباری کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ مسولینی کے داماد کونٹ کیانو کی قیادت میں ہوائی جہازوں کا ایک بیڑا حالات کا جائزہ لینے کی غرض سے پرواز کر رہا تھا۔ کہ اس پر گولی چلائی گئی۔ اس پر اطالوی جہازوں نے بمباری کی۔

اسارہ (ایریٹریا) ۴ اکتوبر۔ اٹلی کے کمانڈر انچیف نے باقاعدہ جنگ شروع کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اطالوی افواج کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ اطالوی علاقہ کی آبادی کی حفاظت کے لئے دریائے مریب کو عبور کریں۔ اس وقت ابی سینیا کے شمال اور جنوب میں سخت جنگ ہو رہی ہے۔

روما ۴ اکتوبر۔ افواہ ہے۔ کہ اطالوی افواج اڈوا میں داخل ہو گئی ہیں

عدیس آبابا ۴ اکتوبر۔ شمالی علاقہ میں اطالوی اور حبشی افواج کی مڈبھیڑ ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اطالوی افواج طیاروں کے ساتھ پسپا ہو رہی ہیں۔ طیاروں کو تباہ کرنے والی توپیں اہم محاذوں پر نصب کر دی گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ اطالوی سفیروں کو یرغمال کے طور پر رکھ لیا جائیگا۔ شاہ حبشہ نے جو حالات کا ہر وقت جائزہ لے رہے ہیں کہا ہم نے کئی ماہ تک پرامن تصفیہ کی کوشش کی۔ اب جبکہ اٹلی نے ہم پر حملہ کر دیا ہے۔ ہمارے لئے ایک ہی چارہ کار ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم اپنے ملک کی حفاظت آخری دم تک کریں۔

عدیس آبابا ۵ اکتوبر۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے۔ اطالوی افواج دگیٹا اور اگماؤ مقامات پر قابض ہو گئی ہیں۔ بہت سے لوگ مارے گئے ہیں۔ ہرار سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل صوبہ اگاڈن میں خونریز لڑائی ہوئی جس میں ابی سینیا کے دو ہزار جوان

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لاہور ۴ اکتوبر۔ جمعیۃ المسلمین بہاولپور کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ پیر جماعت علی شاہ صاحب کو ریاست بہاولپور میں جہاں ان کے استقبال کی بہت شاندار تیاریاں کی جا رہی تھیں۔ داخلے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ امتناعی حکم انہیں بذریعہ تار دیا گیا۔ پبلک کو اس کے متعلق بالکل کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ جب مسلم ہجوم ریلوے سٹیشن کو جا رہا تھا۔ اسے

کام آئے۔

لنڈن ۵ اکتوبر۔ روم میں افواہ تھی کہ اطالوی افواج اڈوا میں داخل ہو گئی ہیں مگر میدان جنگ سے آمدہ آخری پیغام مظہر ہے۔ کہ ابی سینیا اٹلی کا نہایت سرگرمی اور پورے زور سے مقابلہ کر رہا ہے۔ اور ابھی تک یہ شہر فتح نہیں ہو سکا۔ جب اطالوی عساکر دریائے مریب عبور کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو حبشہ کی افواج نے جانبازی اور بہادری سے انکا مقابلہ کیا لیکن اطالوی افواج کے اعلےٰ سامانِ جنگ کے باعث ان کا بھاری نقصان ہوا۔ تمام شب دانا کیل علاقہ میں اسفاب کے نزدیک سخت دو بدو جنگ ہوئی۔ طرفین کو سخت نقصان پہونچا۔ غیر سرکاری طور پر اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ۱۳۰۰ حبشی اور ۵۰۰ اطالوی سپاہی مارے گئے۔

عدیس آبابا ۴ اکتوبر۔ اٹلی کی طرف سے بمباری کی وجہ سے اڈوا میں نہایت المناک منظر دیکھنے میں آئے۔ اس بمباری میں متعدد سپاہیوں کے بیوی بچے موت کے گھاٹ اتر گئے۔ ہوائی جہاز بہت نیچے ہو کر بمباری کر رہے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت مصر کی طرف سے ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ تمام مصری باشندوں کو ابی سینیا سے نکال لیا جائے۔

روک کر منتشر ہونے کا حکم دیا گیا۔

شملہ ۵ اکتوبر۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ گورنر جنرل نے اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا ہے۔ اس التوا کے پیش نظر ان ریزولیوشنوں اور مسودات کا جو اجلاس دہلی میں پیش ہونے کے لئے منظور کئے گئے دوبارہ نوٹس دینا پڑے گا۔

لاہور ۵ اکتوبر۔ پشاور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ضلع ہزارہ میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جن کے نتیجہ میں ایک عورت ایک لڑکا اور متعدد مویشی ہلاک ہوئے۔ بہت سے اشخاص مجروح ہوئے۔

نئی دہلی ۵ اکتوبر۔ مسز آصف علی اور دہلی کی دیگر لیڈی ورکرز ریڈ کراس اور ہندوستانی عورتوں کا ایک میڈیکل مشن ابی سینیا بھیجنے کے سوال پر غور کر رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت اس کی اجازت نہیں دے گی۔

لنڈن ۵ اکتوبر۔ لارڈ زٹلینڈ نے ایک ڈنر کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا معاہدہ اوٹاوہ کا اطلاق جو پہلے ہی ہندوستان پر جاری رہے گا۔ اور برطانیہ کی تجارت کو ہندوستان میں ترجیح دی جائے گی لیکن حکومت کا یہ ارادہ نہیں۔ کہ وہ برطانیہ کی کسی خاص صنعت کے مفاد کے لئے ہندوستان پر کسی قسم کی پابندی عائد کرے۔

قاہرہ ۵ اکتوبر۔ مصر کے حکام نے اٹلی کا ایک ہوائی جہاز جو بغیر اجازت مصر کے ہوائی مستقر میں اتر پڑا تھا۔ پکڑ لیا تھا۔ اب وہ اٹلی کو حکومت اٹلی کی منت وسماجت کے باوجود واپس دینے کے لئے تیار نہیں۔

پیرس ۵ اکتوبر۔ پیرس میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر لیگ نے اٹلی کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ تو پہلا قدم اس کے خلاف یہ اٹھایا جائے گا۔ کہ اٹلی کو قرضہ نہ دیا جائے۔ اور ابی سینیا کو اسلحہ بہم پہونچانے کی جو پابندی ہے۔ اسے دور کر دیا جائیگا۔ اس کے بعد اٹلی کے مال کا بائیکاٹ کئے جانے کا بھی امکان ہے۔

جنیوا ۵ اکتوبر۔ لیگ آف نیشنز نے تیرہ ممبران پر مشتمل جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کا اجلاس آج ایک بجے بعد دوپہر ختم ہوا۔ شام کو پھر اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں کمیٹی چند ایک سفارشات کا مسودہ تیار کرے گی۔ اس کے ذریعہ اٹلی کو دعوت دی جائے گی کہ وہ جنگ بند کر دے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سفارشات کے مسودہ میں ایک ہی آرٹیکل ہوگا۔ جس میں دونو ممالک سے اپیل کی جائے گی کہ وہ جنگ ختم کر دیں

جلال آباد۔ ۴ اکتوبر۔ سردار فیض محمد خاں وزیر خارجہ گورنمنٹ افغانستان مہمند قبائل کے رہنماؤں سے مشورہ کرنے کے لئے جلال آباد آئے ہوئے ہیں۔ گفت و شنید سرحد میں آئندہ صورت حالات کے متعلق ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ فقیر علی نگر ابھی تک لشکر جمع کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

کراچی۔ ۵ اکتوبر۔ اخبار "سندھ آبزرور" لکھتا ہے۔ ہندوستانی افواج کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ برطانوی علاقہ کے کسی حصہ میں جانے کے لئے تیار رہیں یہ حکم اس امر کے پیش نظر دیا گیا ہے کہ ممکن ہے۔ اٹلی اور ابی سینیا کے درمیان جنگ کی ایسی صورت پیدا ہو جائے۔ جس کی وجہ سے برطانیہ کو کوئی اقدام کرنا پڑے۔

لنڈن ۵ اکتوبر۔ عدیس آبابا سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ سوئٹزرلینڈ کے ایک افسر کے ماتحت دس ہزار جوان جبوتی عدیس آبابا ریلوے لائن پر ایک پل کی حفاظت کے لئے جا رہا ہے۔

پیرس ۵ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کابینہ کے اجلاس سے پیشتر ہی مسٹر لوال کو وزراء نے اٹلی کو حملہ آور قرار دینے اور اس کے خلاف مناسب کارروائی

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی